

جناب محمد موسیٰ رنگونی (برما)

عالم اسلام کے نام برما کے مسلمانوں کا کھلا خط

یہ درد ناک رپورٹ ہمیں گزشتہ سال موصول ہوئی تھی اور پھر کتابت بھی ہو چکی تھی، لیکن فائلوں میں کہیں دب گئی تھی، مگر اس کی افادیت آج بھی مسلم ہے۔ اس سے برما میں مسلمانوں کی حالت زار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ برما کے شہر رنگون میں رہتا ہوں اور جامعہ دارالعلوم تاموے رنگون کا طالب علم ہوں۔ محمد لٹڈ آپ حضرات کا جاری کردہ رسالہ ”الحق“ ہمیں ہر ماہ پابندی کے ساتھ والد صاحب محترم کے ایک عزیز کی توسط سے براہ راست مل جاتا ہے۔ جس سے ہماری دینی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی پاکستان اور عالم اسلام کے حالات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ماہنامہ ”الحق“ میں آپ کی تحریر پڑھ کر دل شاد ہو جاتا ہے۔ آپ کے یورپ کے سفر کے حالات پڑھ کر ان ملکوں کے بارے میں جانکاری حاصل ہوئی۔

برادر عزیز اب میں اصل گفتگو کی طرف لوٹتا ہوں۔ آپ حضرات نے پچھلے چند ماہ پہلے مسلمانان برما پر جو ظلم و ستم ڈھائے گئے ان کے متعلق کچھ نہ کچھ خبر ضرور سنی ہوگی، اسی کے متعلق میں آپ حضرات کے توسط سے عالم اسلام کو مسلمانان برما کی حالت زار سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں یعنی ۱۶ مارچ ۹۷ء بروز اتوار برما کے دوسرے بڑے شہر مانڈلے میں سہ پہر چار بجے کے قریب چند جھوٹی وجوہات کی بناء پر (جس میں ایک وجہ یہ بتلائی گئی کہ ایک مسلمان شخص نے بدھ بھکشو کی بھانجی سے زنا بالجبر کیا) بدھ بھکشوؤں نے شہر مانڈلے کی تقریباً ۱۳ سے زائد مساجد کو توڑا پھوڑا اور قرآن مجید کی کھلم کھلا بے حرمتی کی، قرآن پاک کو نذر آتش کیا گیا اور ساتھ ہی مسلمانوں کی املاک کو لوٹا گیا اور بڑی بے دردی سے سڑکوں پر پھینکا گیا، جس میں ایک عالم صاحب کا پریس بھی تھا، جسے بالکل تھس تھس کر دیا گیا اور تمام دینی کتابیں جلادی گئیں اور بتایا کہ سڑکوں پر اڑائی گئیں، رات گئے تک ان شریں سندوں کی شرانگیزیوں جاری رہیں، پھر بہت دیر کے بعد انتظامیہ حرکت میں آئی، اس وقت تک بہت سے مساجد اور املاک کا نقصان کیا جا چکا تھا۔ دوسرے دن حکومت نے شام ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک کرفیو لگادیا اور تمام بڑے بازار غیر معینہ مدت کیلئے بند

کر دیئے گئے۔ اس دن کے بعد سے کئی دنوں تک شہر مانڈے میں خوف و ہراس چھایا رہا اور کئی دنوں تک شہر پسند عناصر اکادکا کاروائی کرتے رہے۔ اس شام کے بعد سے مانڈے کے مسلمانوں نے اپنے اپنے محلہ کی مساجدوں میں اپنے طور پر پہرہ داری کے فرائض انجام دینے شروع کئے، لاکھوں، طواروں اور تیزاب وغیرہ سے مسلح ہو کر اس دوران ملک میں افواہوں کا بازار گرم تھا، کئی دنوں کے بعد شہر مانڈے میں قدرے امن قائم ہو گیا، لیکن اس دوران یہ افواہیں گردش کر رہی تھی کہ کسی بھی وقت شہر رنگون میں یہ ہنگامہ رچایا جائیگا (اس جملے سے عام مسلمان بالکے عوام کی اکثریت نے بھی اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ تمام کاروائیاں موجودہ انتظامیہ کی کمر تادھرتا ہے اور کئی واقعات نے اس خدشہ کو یقین میں بدل دیا ہے)۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء شہر رنگون کے مسلمانوں کیلئے یہ دن انتہائی المیہ اور سخت بے چینی کا دن تھا۔ اس دن تقریباً دوپہر بارہ بجکر ۳۰ منٹ پر وسط شہر سے تقریباً ۶ یا ۷ میل دور یا نکلن قصبہ کی ایک مسجد کو بدھ بھکشوؤں نے جن کی تعداد دوسو (۲۰۰) سے لیکر ۵۰۰ تک بتائی گئی توڑ پھوڑ کرنا شروع کیا، اس وقت مسجد میں امام صاحب کے علاوہ صرف ۴ مصلیٰ تھے (وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے) انہوں نے امام صاحب کو ایک کمرے میں بند کر دیا اس کے بعد عینی شاہدوں کے مطابق مسجد کی مینار سے لیکر نیچے تک کافی نقصان پہنچایا اور قرآن مجید کے تمام نسخوں کو بکجا جمع کر کے ان کو نذر آتش کر دیا گیا۔ شہر رنگون میں یہ ان کی پہلی شراکتیزی تھی۔ آدھے گھنٹے تک یہ فتنہ انگیزیاں جاری رہی اس وقت تک انتظامیہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک بجکر دس منٹ پر تمام دہشت گرد چلے گئے، اس کے بعد فوراً فوج بھیج گئی اور مسجد کو گھیر لیا۔ اسی شب سے رنگون کی کم و بیش ہر مسجد میں مسلمان اپنے اپنے طور پر پہرہ داری کے فرائض انجام دینے لگے۔ اسی شب کو وسط شہر سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر علاقہ الوں کی جامع مسجد میں جہاں علاقے کے مسلمان اپنے طور پر مسجد میں پہرہ دے رہے تھے۔ انتظامیہ کے افراد پہنچے اور انہوں نے ان سب مسلمانوں کو جبراً مسجد سے نکل جانے کا حکم دیا اور یہ یقین دہانی کرائی کہ مسجد کی حفاظت کا ذمہ انتظامیہ کا ہے۔ لہذا آپ لوگ چلے جائیں، وہاں کے مسلمان مجبوراً واپس چلے گئے، ان کے جانے کے تقریباً آدھا گھنٹہ بعد شہر پسند عناصر پہنچ گئے اور انہوں نے مسجد کو توڑا پھوڑا اور چلے گئے۔ اس ہنگامہ کے دوران انتظامیہ کے افراد رو فوچکر ہو گئے (جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک گیر مسلمانوں کی خلاف سازش میں انتظامیہ کا کوئی نہ کوئی کردار ہے) اور اسی وقت اسی الوں کے علاقہ میں مسلمانوں کی عید گاہ ہے اس کے متصل میں ایک چھوٹی مسجد ہے جہاں اس وقت مسلمانوں کی آبادی بہت تھی لیکن موجودہ حکومت کی پالیسی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو جبراً نقل مکانی پر

مجبور کیا گیا۔ اس مسجد کو بھی توڑا پھوڑا گیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء بروز اتوار (جہاں اسلام آباد میں اسلامی سربراہی کانفرنس ہو رہی تھی) اس رات کو نام نہاد بدھ بھکشوؤں نے دوسری مرتبہ الوں عید گاہ کی مسجد کو نشانہ بنایا۔ اس وقت مسجد میں امام صاحب کے علاوہ صرف سات مسلمان تھے۔ باہر سے شری پسندوں نے سخت سنگ باری کی، مسجد کی بجلی بکھا دی گئی تھی، شری پسندوں کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اور اندر گھسنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے کہ مسجد کے اندر سے ان مٹھی بھر مسلمانوں کی نعرہ تکبیر کی آواز سے ان کے دل لرز جاتے تھے۔ جس وقت ان مٹھی بھر مسلمانوں پر یہ سخت لمحہ پیش آ رہا تھا، اسی وقت ہمیں اس واقعہ کی خبر موصول ہو گئی تھی اس وقت ہم وسط شہر کی مسجد میں اپنے فرائض میں تھے۔ ان ہنگامی حالات میں رنگوں کے مسلمانوں نے ایک دوسرے سے مواصلاتی رابطے جوڑ رکھے تھے اور فوراً ایک دوسرے کی خبر مسلولافون کے ذریعہ سے معلوم ہو جاتی تھی۔ اس سنگ باری سے مسجد کے امام صاحب کو سر پر چوٹیں آئیں لیکن ان شری پسندوں کو مسجد کے اندر گھسنے نہیں دیا، اسی شب وسط شہر سے دو میل کے فاصلے پر علاقہ بزنداؤں کی سلامت مسجد کو نشانہ بنایا اور مسجد کو معمولی سافقصان ہوا اور اسی اتوار کے دن شہر رنگوں سے بہت دوہنک خوں کی دو مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ وسط شہر کی تمام مساجد کے مسلمان بالکل چوکس و چونکا تھے اور ان کے آپس کے رابطے بھی جاری تھے کہ ہمیں رات کے تقریباً ساڑھے تین بجے لاؤڈ اسپیکر پر نعرہ تکبیر کی فلک شکاف آواز سنائی دی (شہر کی مسجدوں میں خفیہ طور پر یہ طے پایا تاکہ جیسے ہی کسی بڑے ممکنہ خطرے کا سامنا ہوا تو نعرہ تکبیر کے ساتھ مسلمانوں کو آگاہ کر دیا جائیگا) اسی وقت علاقے کی تمام مرد مسلمان ہاتھوں میں مناسب ہتھیار لئے نکل آئے اور علاقے کو گھیر لیا۔ ہوا یوں کہ بدھ بھکشوؤں کی ایک چھوٹی سی جماعت بھیس بدل کر مسجد کے سامنے جمع ہوئی ان کو دیکھتے ہی مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس سے وہ لوگ فرار پر مجبور ہو گئے (ان ہنگاموں کے دوران مسلمانوں کے بڑوں نے حالات کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے دفاعی انداز میں اختیار کا حکم دیا تھا جس میں سب سے پہلے نعرہ تکبیر کے ساتھ ان کو مرحوب کر کے فرار ہونے پر مجبور کیا جائے۔ بصورت دیگر اگر مسجد کے اندر گھس آنے کا کوئی امکان ہو تو اس وقت جارحانہ انداز اختیار کیا جائے) چند ہی دیر میں فوج جائے واقعہ پر پہنچ گئی۔

۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء پیر کی شب ساڑھے نو بجے بدھ بھکشوؤں نے گلی نمبر ۴۸ کی مسجد کو نشانہ بنانے کی کوشش کی (مسجد کے متصل ہی مدرسہ صدیقیہ حفظ القرآن ہیں جو پورے برما میں حافظ

مدارس کا سرچشمہ ہے، لیکن طلباء کے ساتھ ان کی مختصر جھڑپ ہوئی اور وہ لوگ فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔ اور اسی وقت فوج پہنچ گئی، مسجد اور مدرسہ کو تو کوئی نقصان نہیں ہوا البتہ طلباء کی سنگ باری سے چند ایک ہتھیاروں کی ہلاکت ہوئی اس لئے دوسرے دن انتظامیہ نے مدرسہ کے دولڑکوں کو جبراً گرفتار کر لیا اور کئی دن رکھنے کے بعد ان کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ اسی ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء کو رنگون سے ۵۰ میل دور شریلیو کی ۳ مساجد کو نشانہ بنایا گیا اور کافی توڑ پھوڑ مچائی اور اسی دن شریپوم سے بھی بے چینی کی اطلاعات موصول ہوئی تھی۔ ۲۵ مارچ ۹۷ء منگل کو یہاں رنگون میں کوئی خاص ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا البتہ شریپوم میں چند مقامات پر توڑ پھوڑ اور مساجد پر حملے ہوئے۔ شریپوم کے مسلمانوں کو ۸۷ء میں یعنی دس سال پہلے اس قسم کا واقعہ پیش آگیا تھا جبکہ وہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے۔ لہذا اس بار سابقہ تجربے کے پیش نظر مسلمانان پروم نے یہ دھمکی دیدی کہ اگر ان کی مساجد اور املاک پر حملہ ہوا تو وہ شریپوم کو جلا کر خاک کر دیں گے، اور ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے اس کا عملی مظاہرہ بھی کر دکھایا۔ ایک تیل کا ڈبہ جلا کر جس سے وہاں کے شریپند عناصر قدرے خاموش ہو گئے لیکن پھر بھی ایک مسجد پر جو کاکا مسجد کے نام سے مشہور ہے حملہ کیا تو وہاں پر موجود مسلمانوں نے تیزاب وغیرہ سے جوابی حملہ کیا جس سے وہ لوگ فرار پر مجبور ہو گئے۔ اس کے بعد فوج موقع پر پہنچ گئی۔

۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء بدھ کو رنگون سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر شریلیو کی دو مسجدوں کو نشانہ بنایا گیا جس میں سے ایک مسجد کو شدید نقصان پہنچا اور مسلمانوں کی املاک کو برباد کر دیا گیا۔ حکام نے اسی دن شام ۶ بجے سے صبح ۶ بجے تک کرفیو لگادیا۔ ۲۷ مارچ ۹۷ء جمعرات برما میں آرم فورس ڈے (یوم انقلاب) تھا اس دن کے بعد سے حالات میں قدرے بہتری آتی گئی لیکن اکادکالوٹ مار کے واقعات رونما ہوتے رہے، ان ہنگامی حالات میں مسلمانوں کے نمائندوں نے مذہبی امور کے وزیر، رنگون ڈویژن کے کور کمانڈر اور دوسرے اعلیٰ حکام سے بڑی مشکل سے رسائی حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کی تقویش سے آگاہ کیا تو ان سب کا کہنا تھا کہ آپ لوگ اب یک صبر کر کے آئیں ہیں لہذا اور مزید صبر کر لیں، ہم لوگ حالات کا جائزہ لے رہے ہیں اور ہماری کوئی بھی کاروائی ہتھیاروں کو براہ گنجینہ کر دیگی لہذا تمام مسلمان صبر سے کام لیں۔ خوش آئند بات یہ کہ اس تمام ہنگامے کو اکثریتی بری عوام نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور تمام تر ذمہ داری موجودہ انتظامیہ کے اوپر لگائی کہ اس نے بری مسلم فسادات کیلئے راہ ہموار کی تھی لیکن بحمد اللہ کے فضل و کرم سے مسلمانوں نے بھی ان ایام میں بہت صبر و تحمل اور احتیاط سے کام لیا اور کسی بھی

اشہل انگیزی سے گریز کیا۔ الحمد للہ اس کے بعد سے مساجد پر حملے اور توڑ پھوڑ کا زور تو ختم ہو گیا لیکن حکام کی نیتوں میں فتور ہو گیا، یہ تو تھی شریکوں کے متعلق مسلمانانِ برما کی مہمل اور مختصر روایت، اس کی بعد ۲۹ اپریل ۹۷ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب موجودہ انتظامیہ کے حکم پر رنگون میونسپلٹی کے کارکنوں نے برمیز نشریاتی ادارے (میانبراڈکاسٹنگ) کے پیچھے مسلمانوں کی ایک بڑی آراضی ہیں، اس آراضی کے احاطے میں سرفہرست دو مسجدیں اور وسیع قبرستان ہیں جو ہنٹاؤڈی قبرستان کی نام سے مشہور ہیں۔ شب کے ایک بجے قبرستان کی دیواروں کو بلڈوزروں سے توڑتے ہوئے مسجد کی احاطے تک پہنچ گئے اور مسجد کی طہق دیوار کو بھی توڑ دیا گیا ساتھ ہی اسی شب اب کا ارادہ مسجد بھی شہید کرنا تھا لیکن متولیانِ مسجد فوراً پہنچ گئے اور انہوں نے ان ظالموں کو اس سے باز رہنے کو کہا تو وہ لوگ اس وقت رک گئے لیکن حکام سے بات چیت کرنے کیلئے صرف سات دن کا وقفہ دیا، اس دوران مسلمانوں نے انتظامیہ کی اعلیٰ حکام سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی اور یوں ۱۳ اور ۱۴ مئی ۹۷ء منگل اور بدھ کی شب کی تاریکیوں میں ہنٹاؤڈی کی ان دونوں مساجد کو بلڈوزروں سے شہید کر دیا گیا، اس دن کا سورج غروب ہونے سے پہلے اس پورے علاقے کو سیل کر دیا گیا تھا، خاردار تاروں سے تمام ممکنہ راستوں پر بلوہ پولیس اور فوج کے اہلکار پہرہ دے رہے تھے۔ شہر کے مختلف مقامات کے مسلمانوں نے ان کو اس کام سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن ان کو بلوہ پولیس نے ڈنڈوں سے مار پیٹا اور کچھ کی گرفتاریاں عمل آئیں۔ ۱۴ مئی ۹۷ء کی صبح ہنٹاؤڈی کی مذکورہ زمین پر سوائے طے کے اور کچھ نہ تھا ”اناللہ وانا الیہ راجعون“، یہ تھی مختصر مسلمان برما کی حقیقی روایت، آپ تمام سے اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم سے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام اور خصوصاً مسلمانانِ برما کی جان و مال، عزت و آبرو و مساجد و مکاحب مقابر کی حفاظت فرماویں۔ آخر میں عزیز و محترم حافظ راشد الحق سمیع صاحب سے بھی دعاؤں کی درخواست ہیں۔ خط میں گستاخی ہو گئی ہو تو ورگڈر فرمایگا، اس وقت حالات بہت نازک ہے۔ مسلمانوں پر گرفتاریوں کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے۔ حکومت کے خلاف ایک پمفلٹ نکلانے کی وجہ سے جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ مسلمانوں کی مساجد وغیرہم کو نقصان پہنچانے والا مجرم بے نقاب ہو گیا ہے۔ اور وہ موجودہ انتظامیہ ہے۔

